السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے:

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم میں سے جب کوئی شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہے (یعنی اس پر دھوپ آجائے) اور اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہو (اور بالکل سایہ میں جا بیٹھے یا بالکل دھوپ میں) [ابوداود] اور شرح السنہ میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہا تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو اس لئے کہ کچھ سایہ میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم ص ۴۵۷ ح ۴۷۲۵، ۴۷۲۶

محترم! دھوپ اور سایہ میں نماز کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں اس کے متعلق مفصل وضاحت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ والی روایت سنن ابی داود (کتاب الادب، باب ۱۵ ح ۴۸۲۱) مسند الحمیدی (بتحقیقی: ۱۱۴۵) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۲۳۶/۳، ۲۳۷) میں محمد بن المنکدر قال: حدثنی من سمع اباھریرة'' کی سند سے موجود ہے۔ اس میں حدثنی کا فاعل ''من سمع'' مجہول ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

(منذری نے کہا: ''وتابعیہ مجھول'' اور اس کا (راوی) تابعی مجہول ہے۔ (الترغیب والتہیب ۵۹/۴

تنبیہ:

اس مجہول تابعی کا ذکر مسند احمد (۳۸۳/۲ ح ۸۹۷۶) وغیرہ سے گر گیا ہے۔

شرح السنة للبغوی (۳۰۱/۱۲ ح ۳۳۳۵) والی روایت موقوف اور منقطع ہے اور اس میں محمد بن المنکدر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس حدیث میں مجہول واسطہ گر گیا ہے۔

(شرح السنہ والی روایت مصنف عبدالرزاق میں بھی موجود ہے۔ (ج ۱۱ ص ۲۳، ۲۴ ح ۱۹۷۹۹

صاحب مصنف: عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ مدلس تھے لہٰذا جب تک ان کی بیان کردہ سند میں ان کے سماع کی تصریح نہ ہو اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔ امام عبدالرزاق کی تدلیس کے لئے دیکھئے کتاب الضعفاء للعقیلی (ج ۳ ص ۱۱۰، ۱۱۱ وسندہ صحیح)

(عبدالرزاق نے ضعیف سند کے ساتھ محمد بن المنکدر سے نقل کیا ہے کہ وہ دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا جائز سمجھتے تھے۔ (ح ۱۹۸۰۱ عن اسماعیل بن ابراہیم بن ابان؟

(امام عبدالرزاق نے ''عن معمر عن قتادة'' کی سند سے نقل کیا ہے کہ قتادہ (تابعی) دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ (ح ۱۹۸۰۰

اس کی سند تدلیس عبدالرزاق کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مجہول تابعی والی مرفوع روایت کے دو شاہدوں کی تحقیق درج ذیل ہے:

(قتادة عن کثیر (بن ابی کثیر البصری) عن ابی عیاض (عمرو بن الاسود العنسی) عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ....الخ (مسند احمد ۴۱۳/۳، ۴۱۴ ح ۱۵۴۲۱ :۱

(اس میں قتادہ راوی مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ابوبکر الشافعی کی ''حدیثہ'' (قلمی ۲/۴) سے نقل کیا ہے کہ اسے شعبہ نے قتادہ سے بیان کیا ہے۔ (السلسلة الصحیحہ: ۸۳۸

شیخ صاحب نے شعبہ تک سند بیان نہیں کی لہٰذا یہ حوالہ بھی مردود ہے۔ اس کے برعکس مسدد بن مسرہد نے یحییٰ (بن سعید القطان) عن شعبہ کی سند سے اس روایت کو مرسلاً بیان کیا ہے۔ دیکھئے اتحاف المہرة (۱۶/۲ ص ۶۳، ح ۲۱۲۱۵)

معلوم ہوا کہ متصل سند میں تدلیس کی وجہ سے گڑبڑ ہے۔ تدلیس والی یہی روایت مستدرک الحاکم (۴/ ۲۷۱ ح ۷۷۱۰) میں ''عن ابی ھریرۃ'' کی سند سے موجود ہے۔ اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (قتادہ کی ایک مرسل روایت کے لئے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ۸/ ۴۹۱ ح ۲۵۹۴۹)

۲: ''ابو المنیب عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقعد بین الظل والشمس'' بریدہ (بن الحصیب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: ۳۷۲۲، ابن ابی شیبہ فی المصنف ۸/ ۴۹۱ ح ۲۵۹۵۴، المستدرک ۴/ ۲۷۲ ح ۷۷۱۴)

اس کی سند حسن ہے۔ (تسہیل الحاجۃ، قلمی ص ۲۶۱)

اسے بوصیری نے حسن قرار دیا ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ''مجلس الشیطان'' یا ''مقعدہ الشیطان'' کے الفاظ کے بغیر یہ روایت حسن ہے لہٰذا سنن ابی داود والی روایت بھی اس سے حسن بن جاتی ہے۔

(عکرمہ تابعی فرماتے ہیں کہ جو شخص دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھتا ہے تو ایسا بیٹھنا شیطان کا بیٹھنا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۸/ ۴۹۱ ح ۲۵۹۵۳ وسندہ صحیح

(عبید بن عمیر (تابعی) نے فرمایا: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا شیطان کا بیٹھنا ہے۔ (ابن ابی شیبہ: ۲۵۹۵۲ وسندہ صحیح

لہٰذا ایسے بیٹھنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص493

محدث فتویٰ